سوال

(223) وہابی کسے کہتے ہیں ان کی کتنی قسمیں ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وہابی کسے کہتے ہیں ان کی کتنی قسمیں ہیں۔ ان کے عقائد کیا ہیں وہ کافر ہیں یا مومن ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک عالم محمد بن عبد الوہاب نجد میں پیدا ہوا تھا۔ جو حنبلی مذہب کا پیرو تھا۔ اس نے عرب میں قبر پرستی وغیرہ رسوم شرکیہ اور کفریہ کے برخلاف آواز اٹھائی تھی گو وہ حنبلی مذہب کا مقلد تھا۔ مگر مذہب اور رسوم میں فرق کرتا تھا۔ اس زمانے کی رسوم شرکیہ اور کفریہ کی سخت تردید کرتا تھا۔ اور زمانہ کی رسوم مٹانے میں رفتہ رفتہ اس کی جماعت بہت ترقی کر گئی۔ یہاں تک کہ اس نے حکومت کی شکل اختیار کرلی۔ اس کے اتباع اور فوجیوں کو لوگ وہابی کہتے تھے۔ ان کے عقائد گو خراب نہ تھے۔ مگر رسومات ملکی کی وجہ سے لوگ ان کی مخالفت کرتے تھے۔ اہل حدیث کو اس سے مسئلہ تقلید میں اختلاف تھا اور اب بھی ہے۔ محمد عبد الوہاب مقلد تھا۔ اور اہل حدیث کے نزدیک تقلید جائز نہیں (موجودہ علماء نجد تقلید جامد کے خلاف ہیں۔ راز)

ہندوستان میں جن دنوں دہلی کے خاندان شاہ والی اللہ مرحوم اور آپ کے شاگردوں نے بھی مذہب کو رسوم ملکی سے پاک کرنا چاہا۔ تو حامیان رسوم کی طرف سے ان کو بھی وہابی کا خطاب ملا۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ اصول تھا۔ کہ جو کوئی بھی مذہب کو رسومسے الگ کرکے رسوم کی تردید کرے۔ وہ محمد بن عبد الوہاب کا پیرو ہے۔ حالانکہ یہ اصول غلط ہے۔ کیونکہ اتباع مذہب میں ہو تو پیرو کہا جائے۔ رسوم کی تردید کرنا تو ہر ایک دیندار اور اہل علم کا کام ہے۔ بہر حال اس بانگ بے ہنگام نے بہت شہرت حاصل کی۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب کے شاگردوںکا نام بوجہ تردید رسوم شرکیہ وہابی رکھا گیا۔ آگے چل کر شاہ والی اللہ کا سلسلہ دو شاخوں میں، منقسم ہوا۔ ایک شاخ حضرت میاںصاحب۔ مولانا سید نزیر حسین۔ مرحوم کی بنی۔ اور دوسری مولانا محمد احمد علی۔ صاحب سہارنپوری کی۔ مولانا سید نزیر حسین صاحب کے شاگردوں کی شاخ تو اہل حدیث کہلائے۔ اور مولانا احمد علی صاحب کی شاخ میں مولانا رشید احمد گنگوہی و مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیان مدرسہ دیو بند ہوئے۔ چونکہ ان دونوںشاخوں کا مخرج ایک ہی تھا۔ یعنی چشمہ شاہ ولی اللہ صاحب اس لئے سوائے مسئلہ تقلید کے تردید رسوم شرکیہ میں دونوںشاخیں ایکدوسرے کے موافق اور موئد ہیں۔ لہذا حامیان رسوم جب کبھی زیادہ غصہ اور رنج میں آتے ہیں۔ تو دونوں شاخوں اہل حدیث اور دیوبندیوں کو وہابی کہہ دیتے ہیں۔ جس کی وجہ وہی ہے جو اوپر مذکور ہے۔ ورنہ درحقیقت نہ اہل حدیث وہابی ہیں۔ نہ دیوبندی۔ بلکہ وہابی وہی گروہ ہے۔ جو علامہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کا پیرو۔ آجکل بھی نجد میں ہے۔ (اور جو سلطان بن عبد الرحمٰن کی قیادت میں آجکل حرمین شریفین کی خدمت سر انجام دے رہا ہے۔ (ادام اللہ اقبالھم۔ راز)

بہر حال وہابی گو ہندوستان میں نہیں تاہم اپنے مذہبی عقیدہ کی رو سے مسلمان ان کو یا ہندوستانی نام نہاد۔ وہابیوں کو کافر کہنے والا اپنے ایمان کی خیر منائے۔ انکو مسجدوں سے روکنا بحکم

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ۔ سخت ظلم ہے۔ جو لوگ ضد اور تعصب اور بلکہ جہالت میں سرشار ہیں۔ وہی ایسے لوگوسے عداوت رکھتے ہیں۔ (اہل حدیث 10 شوال 1336 ہجری)

ہمارے عقائد اور اعمال

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد عبدہ ورسولہ اسلام میں جتنے فرقے ہیں۔ وہ سب اپنے آپ کو حق پر کہتے ہیں۔ دوسرے فریق کو اس غلط عقائد کی وجہ سے گمراہ جانتے ہیں۔جماعت اہل حدیث کے حق میں بھی غیر اہل حدیث لوگوں کا یہی خیال ہے۔ کے ان کے عقائد غلط ہیں۔ اور ان کے اعمال بھی غلط ہیں۔ اس لئے میرے دل میں آیا کہ میں اس جلسہ (1) کی تقریر میں اپنے عقائد اور اعمال پش کر کے فیصلہ سامعین اور ناضرین پر چھوڑ دو۔ پس حاضرین توجہ سے سنیں اور غایبین تک میرا یہ پیغام پہنچا دیں کہ ہمارا یہ پہلا عقیدہ ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اس کلمہ طیبہ کا دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ توحید خداوندی کے متعلق ہے۔ دوسرا حصہ رسالت محمدیہ ﷺ کے متعلق پہلے حصہ کی تشریح ہمارے عقیدہ میں یہ ہے کہ جتنے افعال خدائے تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی ذات سے مخصوص رکھے ہیں۔ ان میں کس کو زرہ بھر اختیار نہیں۔ مثلاً پیدا کرنا یعنی نیست سے ہست کرنا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

بَلْ مِن خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ ''خالق اللہ کے سوا بھی ہے؟'' (یعنی نہیں ہے۔ بعد پیدائش فنا کرنا) جیسے فرمایا۔ يُحْيِي وَيُمِيتُ آیت (وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔)

نتیجہ

جو شخص یہ عقیدہ رکھے کے کوئی نبی یا ولی زندہ کرنے پر یا مارنے میں کسی قدر بھی دخل رکھتا ہے۔ تو ہمارے نزدیک وہ مشرک ہے۔ یہاں پہنچ کر میں ایک بڑے بھاری نتیجے پر اطلاع دوں تو بے موقعہ نہ ہوگا۔ کہ مرزا صاحب قادیانی کا قول ہے۔

او تیت صفۃ الافناء والاحیاء (خطبہ الہامیہ ص 23) مجھ (مرزا) کو زندہ کرنے اور فنا کرنے کی قوت دی گئی۔ ہم ایسے عقیدہ کو شرک سمجھتے ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید میں ایسے عقیدہ کے متعلق ارشاد ہے۔ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ۔ (اے ہمارے رسول! تجھے بھی دنیا کے انتظام میں کوئی اختیار نہیں)۔ نیز فرمایا۔ أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ٧٩ سورة الزخرف

کیا دنیا کا انتظام کسی اور ہاتھ میں ہے۔؟ نہیں ہم ہی منتظم ہیں۔'' خدا کی ان دوسفتوں کا ظہور اتنا واضح ہے کہ کسی منکر سے منکر کو بھی جرائت انکار نہیں ہو سکتی۔ مولانا مرحوم نے ایک بند میں خدا کی ان دو نو ںصفتوں کا اظہار یوں کیا ہے۔

خرد اور ادراک رنجور ہیں واں مہ و مہر ادنیٰ سے مزدور ہیں واں

جہاندار مغلوب و مقہور ہیں واں نبی اور صدیق مجبور ہیں واں

نہ پرستش ہے رہبان وحبار کی واں

نہ پروا ہے ابرار احرار کی واں

علم غیب

خدا کی تیسری صفت علم غیب ہے۔ جس کی تفسیر خود قرآن نے بتا دی ہے۔ ارشاد ہے

﴿وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ٥٩﴾ سورة الأنعام

''یعنی خدائے تعالیٰ نے خشکی اور سمندر سب جگہ کی پوشیدہ چیزیں جانتا ہے۔ مثلاً ایک بالشت بھر زمین سامنے رکھ لو۔ اس کے اندر جب سے وہ بنی ہے۔ کیا کیا چیز اس میں پیدا ہوئی۔ اور آئندہ کیا کیا ہوگی۔ خدا سب جانتا ہے۔ ایسے علم میں کسی کو پورا یا ادھورا شرک سمجھنا قرآنی نصوص کے بالکل خلاف ہے۔''

مسلمانوں کا بالاتفاق یہ عقیدہ ہے۔ کہ آپ ﷺ کل دنیا سے افضل بلکہ افضل الرسل ہیں۔ اس لئے افضل الرسل کو مخاطب کر کے حکم دیا۔۔

﴿قُل لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ٥٠﴾ سورة الأنعام

''کہہ دیجئے کہ نہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں۔ اور نہ میں غیب جانتا ہوں۔''

کیسی صفائی سے انکار ہے اور کیسی حق گوئی سے کام لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ارشاد ہے۔ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۔ میں نہیں جانتا کے آج سے اگلے دن میں اور اس گھڑی سے اگلی گھڑی میں مجھے کیا پیش آئے گا۔ اور تمھیں کیا پھا رہوں گا یا بیمار زندہ رہوں گا یا فوت ہو جاؤں گا) اس طرح اللہ کی ایک صفت قاضی الحاجات بھی ہے۔ جس کی بابت ارشاد ہے۔۔ ''﴿أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ٦٢﴾ سورة النمل

'کون ہے میرے سوا جو عاجزوں کے دعایئں قبول کرے اور تکلیفیں دور کرے۔ پس خدا کے سوا کسی کو قاضی الحاجات یا دافع البلیات سمجھنا ہمارے عقیدہ میں شرک ہے۔'' شیخ عطار مرحوم نے کیا ہی سچ کہا ہے۔

در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس زانکہ نبود جز خدا فریاد رس

بلکہ اس سے بھی واضح کہا ہوا ہے۔

غیر حق را ہر کہ خواند اے پسر کیست در دنیا ازو گمراہ تر

اس لئے ہم اپنے عقیدہ کے رو سے یہ رباعی غلط سمجھتے ہیں۔

امداد کن امداد کن از بند غم آزاد کن در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبد القادرا

ساری خرابی اس رباعی کے چوتھے مصرعے میں ہے۔ کیونکہ اس میں خالق کی بجائے مخلوق کو پکارا گیا ہے۔ اگر اس مصرعے کو یوں تبدیل کیا جائے۔ تو ساری رباعی صحیح ہو جائے۔ یعنی یوں کہا جائے۔ حقا مرا امداد کن۔ یہ تو ہمارا عقیدہ کلمہ شریف کے پہلے حصہ کے متعلق کلمہ شریف کا دوسرا حصہ یعنی محمد رسول اللہ ﷺ۔ اس کا مختصر مطلب یہ ہے کہ کل انبیاء۔ کل اولیاء۔ اور کل صلحا ایک طرف ہوں۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ دوسری طرف ہمارا عقیدہ اور عمل یہ ہے کہ ہم اس کی تعلیم کو صحیح مانیں گے۔ جو حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمائی ہوگی۔ کوئی شخص ہمارے عقیدہ میں آپ ﷺ کی تعلیم کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہم اس کی پیروی کر سکتے ہیں۔ سچ ہے۔

بیچارہ خسرو خستہ را۔ خوں ریختن فرمودہ اند۔

عالم بہ منت یک طرف۔ آں شوخ تنہا یک طرف

اس لئے ہمارا عقیدہ اور قول ہے۔

ہوتے ہوئے مصطفیٰ ﷺ کی گفتار مت دیکھ کسی قول و کردار

حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بھی یہی تعلیم دیتے ہیں۔ ''یعنی کتاب و سنت کو اپنا امام بنالو۔ اور ادھر ادھر کی باتو ںکومت دیکھو۔ کیونکہ مقولہ مشہور ہے۔ الصباح یغنی عن الصباح (صبح کے نمودار ہوتے ہوئے چراغ کی ضرورت نہیں رہتی۔)

برادران اسلام!

یہ ہیں ہمارے عقائد ان پر بھی کوئی مہربان ہم پر حملہ یا طعنہ کرے تو ہمارا جواب یہی ہوگا۔

مکش بہ تیغ ستم والہان سنت را نہ کردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر

یہ ہے مختصر بیان ہمارے عقائد کا اب میں اپنے اعمال کا ذکر بھی تھوڑا سا کرتا ہوں۔ اعمال شرعیہ میں سے سے پہلا عمل نماز ہے جس کی بابت کہا گیا ہے۔

روز محشر کے جانگداز بود اولیں پرسش نماز بود

یعنی قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا۔ ہماری نماز جس طرح ہم پڑھتے ہیں۔۔ اس کی صحت کا معیار بالکل آسان مل سکتا ہے۔ ہماری نماز کے امتیازی مسائل رفع الیدین اور آمین بالجہر ہیں۔ تیسرا مسئلہ فاتحہ خلف الامام ہے۔ ادھر ہم نماز پڑھتے ہیں۔ ادھر صاحب کوئی مشکواۃ کھول کر باب صفۃ الصلواۃ پڑھنا شروع کردے۔ اُسے معلوم ہوجائے گا۔ کہ ہماری نماز صفت الصلواۃ کا گویا فوٹو ہے۔ ہمارا جو فعل اس باب میں نہ ملے۔ ہم اس کو چھوڑنے کو ہر وقت تیار ہیں۔ میں بطور تایئد مزید کے دو بزرگوں کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ ہمارے پہلے گواہ حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی ہیں۔ حضرت ممدوح نے جو طریقہ نماز غنیہ میں لکھا ہے۔ ہماری نماز بالکل اس کا نمونہ ہے۔ غنیۃ الطالبین طالب علم مطالعہ کریں۔ اور پھر بلارعایت بتایئں کے حضرت ممدوح کی تعلیم کے مطابق نماز کس گروہ کی ہے۔ دوسرے بزرگ وہ ہیں جن کے زریعے کشمیر میں اسلام پھیلا۔ اس لئے حضرات کشامرہ خاص کر امرتسری کشمیری اس گواہ کی تعظیم اور عظمت کو ملحوظ رکھ کر میرے معروضے کو غور سے سنیں۔ اس بزرگ کا نام علی ہمدانی ہے۔ جن کے خدام اور خدام کی بھی اولاد اور اولاد کو بھی ہمدانی کہتے ہیں۔ چنانچہ امرتسر میں بھی ایک خاندان ہمدانی کے نام سے مشہور ہے۔ میں ان صاحبوں کو حضرت علی ہمدانی کی تعلیم پر توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ توجہ دلانے سے پہلے یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت ممدوح کی عزت و توقیر اہل کشمیر کے دلوں میں کہاں تک ہے۔ اس کا اندازہ مندرجہ زیل واقعہ سے ہوسکتا ہے۔

مرحوم کی وفات کشمیر میں نہیں ہوئی۔ بلکہ اپنے وطن میں ہوئی۔ مگر کشمیر کے شہر سری نگر کے لب دریا ایک مسجد ہے۔ جس میں ایک حجرہ ہے۔ مغفور اس میں بیٹھا کرتے تھے۔ وہ حجرہ سال بھر بند رہتا ہے۔ ایک مقررہ دن کھلتا ہے۔ اس دن مسجد میں اور اس کے ارد گرد اتنا ہجوم ہوتا ہے۔ کہ تل دھرنے کی جگہ نہیں ہوتی۔ منتیں مانی جاتی ہیں۔ اور مرادیں مانگی جاتی ہیں۔ ان حضرات کے چند رسائل کا مجموعہ مجھے ملا۔ میں نے اس سے شرف مطالعہ حاصل کیا۔ یہ مجموعہ کشمیر کے مشہور خاندان میر واعظ کے کتب خانہ میں ہے۔ اس میں ایک رسالہ صفت الصلواۃ بھی ہے۔ ممدوح نے صفت الصلواۃ میں رکوع میں جاتے ہوئے اور سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کا مسئلہ بھی لکھا ہے۔ ناضرین اسے مطالعہ فرمایئں۔

افراد اہل حدیث ان دو بزرگوں اور ان کے علاوہ اور بے شمار بزرگوں کی موافقت کی وجہ سے یہ شعر پڑھیں تو بالکل بجا ہوگا۔ (17 زی الحجہ 64ہجری)

گدایاں رازیں معنیٰ خبر نیست کہ سلطان جہاں باماست امروز

1۔ اجلاس جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب منعقدہ بمقام امرتسر

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص413-419

محدث فتویٰ